عہد جاهلیة اور عہد رسالت میں کتابت

غزل کاشمیری

مؤرخین کا اس میں اختلاف ہے کہ عرب میں کتابت اور خطاطی کا فن کب شروع ہوا ۔ بعض کی رائے میں حضرت ایوب علیہ السلام کے وقت میں عرب میں یہ فن موجود تھا ۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے عہد سے شروع ہوا ۔ بہرحال اس میں شک نہیں کہ آغاز اسلام سے پہلے عرب میں اس کا رواج ہو گیا تھا اور جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عہد میں اس کو بہت ترقی دی ۔ (۱)

قبل از اسلام عربوں کے بارے میں ہم یہ مبالغہ آرائی نہیں کر سکتے کہ وہ سامان کتابت کے فقدان کی وجہ سے اپنے آثار و آداب کی حفاظت کے سلسلہ میں صرف اپنے حافظے پر اعتماد کرتے تھے اور فن کتابت سے بالکل بے گانہ تھے ۔ یہ امر مسلمہ ہے کہ شمالی عرب کے لوگ لکھنا پڑھنا جانتے تھے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ مکہ مکرمہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے ایک مشہور تجارتی مرکز تھا ۔ اور اس میں لکھنے پڑھنے والے لوگ مدینہ کی نسبت زیادہ تھے ۔ نظر بریں بعض روایات میں وارد شدہ یہ قول بعید از قیاس ہے کہ مکہ مکرمہ میں اس وقت لکھنے پڑھنے والوں کی تعداد دس سے کچھ هی زیادہ تھی ۔ جیسا کہ صحیفہ همام بن منبہ صفحہ ۳ پر ڈاکٹر

حمیداللہ بار بار اس روایت کو دھراتے ھیں ـ مؤرخین بھی بکثرت اس فقرے کا اعادہ کرتے رھتے ھیں کہ ,,عرب میں لکھنے پڑھنے کا رواج بہت کم تھا ـ (۲)

ایسی روایات اگر درست تسلیم بھی کر لی جائیں تو صحیح اعداد و شمار پر مبنی معلوم نہیں ھوتیں ـ بلکہ ان میں صرف ظنّ و تخمین کی کارفرمائی نظر آتی ہے ـ ظاھر ہے کہ محض قیاس آرائی کی اساس پر ایسے اھم مسئلہ کا فیصلہ نہیں کیا جا سکتا ـ البتہ یہ درست ہے کہ ھمارے پاس ایسے عقلی و نقلی دلائل موجود نہیں جن کی بنا پر ھم یہ ثابت کر سکیں کہ اس دور میں لکھنے پڑھنے والے بہت بڑی تعداد میں موجود تھے اور نہ ھی ھمیں اس مبالغہ آمیزی کی ضرورت ہے کہ جزیرۂ نما عرب اس وقت لکھنے پڑھنے والوں سے بھرپور تھا ـ

عربوں میں اگرچہ کتابت کا عمومی رواج نہ تھا تاھم تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ ان میں بہت سے افراد لکھنا پڑھنا جانتے تھے ، کتابت وھیں پروان چڑھتی ہے جہاں تمدّن ترقی کرتا ہے اھل حیرہ میں چونکہ ثقافت پہلے آ گئی تھی لہذا عربوں نے فن کتابت انھی سے سیکھا تھا ـ (۳) اگرچہ عرب میں کوئی باقاعدہ مدرسہ یا ادارہ قائم نہیں ھوا تھا لیکن اسلام سے پہلے یہاں عمران کی نشوونما شروع ھو گئی تھی ـ اور کتابت کی کونپلیں پھوٹنے لگی تھیں ـ

بلاذری کے قول کے مطابق اسلام سے پہلے قریش میں سترہ آدمی لکھنا پڑھنا جانتے تھے ، جن کے نام مندرجہ ذیل ھیں : ـ

(۱) عمر بن الخطّاب ـ (۲) علی ابن ابی طالب . (۳) عثمان بن عفّان (۴) ابوعبیدہ بن الجراح . (۵) طلحہ ـ (٦) یزید بن ابی سفیان ـ (۷) ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ (۸) حاطب بن عمرو ـ (۹) ابو سلمہ

بن عبدالاسد المخزومی (۱۰) ابان بن سعید بن العاص بن اُمیّہ (۱۱)ان کے بھائی خالد بن سعید (۱۲)عبداللہ بن سعد بن ابی السرح العامری (۱۳) حویطب بن عبدالعزی العامری (۱۴) ابوسفیان بن حرب (۱۵) معاویہ بن ابی سفیان (۱٦) جہیم بن الصلت (۱۷) العلاء بن الحضرمی جو قریش کے حلیف تھے -

بلاذری ہی کے قول کے مطابق جب مدینہ میں اسلام آیا تو وہاں گیارہ آدمی لکھنا پڑھنا جانتے تھے ، مگر بلاذری نے ان کا تبوں کے نام نہیں بتائے - (۴) -

طبقات ابن سعد کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ حسب ذیل حضرات بھی لکھنا پڑھنا جانتے تھے : -

(۱) ابی بن کعب (۵)(۲) سعید بن الربیع(٦) (۳)عبداللہ بن رواحہ(۷) (۴) بشیر بن سعد (۸) (۵) عبداللہ بن زید (۹) (٦) المنذر بن عمرو (۱۰) (۷) ابو عبس (۱۱) معن بن عدی بن الجد (۱۲) (۹) حنظلہ بن الربیع (۱۳) .

اس کے علاوہ عربوں میں جو شخص کتابت ، تیر اندازی اور تیراکی میں ماہر ہوتا تھا اُسے ,,الکامل،، کہا جاتا تھا - جن چند خوش قسمتوں کو یہ لقب ملا ان میں سے بعض کے نام مندرج ذیل ہیں : -

(۱) سعد بن عبادہ (۲) اوس بن خولی (۳) اسید بن الحضیر
(۴) رافع بن مالک (۱۴) سوید بن الصامت (۱۵)

مردوں کے علاوہ عورتوں کو بھی لکھنا پڑھنا آتا تھا ان میں سے چند ایک کے نام مندرجہ ذیل ہیں

(۱) ام ورقہ بنت عبداللہ الحارث (۲) الشفاء بنت عبداللہ العدویہ - (۳) ام کلثوم بنت عقبہ (۴) کریم بنت مقداد (۵) امّ سلمہ (٦) حضرت عائشہ (۱٦)

عربوں کے بعض غلام بھی لکھے پڑھے ہوتے تھے ۔ حضرت عمر کے غلام عمروبن رافع نے حضرت حفصه کیلئے مصحف لکھا تھا ۔ (۱۷)

ابن الندیم نے الفهرست میں لکھا ہے که میں مامون الرشید کے کتب خانے میں گیا ، وهاں ایک دستاویز دیکھی جو عبدالمطلب ابن هاشم کے هاتھ کی لکھی هوئی تھی ۔ تحریر یه تھی :

,,حق عبدالمطلب بن هاشم من اهل مکّه فلان بن فلان الحمیری من اهل وزل صنعاء علیه الف درهم فضة کیلاً بالحدیدة ومتی دعاه بها اجابه شهد الله والملکان ،، (۱۸)

ترجمه : یه عبدالمطلب بن هاشم جو مکه کا باشنده ہے کا قرضه فلاں شخص پر ہے جو صنعاء کا رهنے والا ہے ۔ یه چاندی کے هزار درهم هیں جب طلب کیا جائیگا وه ادا کرے گا ۔ خدا اور دو فرشتے گواه هیں ،، ۔

۳۵ ء میں عدی بن زید العبادی پهلا عربی شخص تھا جس نے دیوان کسریٰ میں ملازمت اختیار کی تھی اور وهاں وه عربی کتابت کرتا تھا ۔ (۱۹)

عربوں میں بچوں کو ایّام عرب ، اشعار اور کتابت کی باقاعده تعلیم دی جاتی تھی اور انکے معلم مقرر تھے ۔ چند ایک معلمین یه هیں : ۔

(۱) ابو سفیان بن امیه بن عبد شمس ، (۲) بشر بن عبدالملک السکونی (۳) ابو قیس بن عبد مناف بن زهره (۴) عمره بن ضرارة الکاتب (۲۰)

جاهلیّت میں ادبی مقابلے خاص کر شاعری میں بهت هوا کرتے تھےجو قصیده کسی مقابله میں شاهکار قرار دیا جاتا تو اسے لکھ کر کعبه پر لٹکا دیا جاتا تھا ۔ اس کا بھی ثبوت همارے پاس ,,سبعه

معلقات » هیں ۔ عرب اپنے تاریخی واقعات کو پتھروں پر لکھا کرتے تھے جدید کھدائی سے اس کی تحقیق ہو چکی ہے۔ یہ تحریریں زیادہ تر جزیرہ عربیہ کے شمالی اطراف میں ملی ھیں انہی اطراف سے عربوں کا اتصال ایرانی اور رومی تہذیب کے ساتھ تھا ۔ (۲۱) چند ایک تحریروں کے نام مندرجہ ذیل ھیں :

(۱) جب قریش نے کعبہ کی تعمیر نو کیلئے اسے منہدم کیا تو اس کے ایک رکن سے یہ کتبہ برآمد ہوا جس پر کندہ تھا ,,السلف بن عبقر یقرأ علی ربه السلام » (۲۲)

ترجمہ : ,,سلف بن عبقر اپنے رب پہ سلام بھیجتا ہے ۔ »

(۲) امام بخاری نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ کفّار کو ,,المقام» کے نیچے سے ایک کتبہ ملا تھا اسے پڑھنے کیلئے حمیر سے آدمی بلایا گیا تھا ۔ اس نے کہا ، ,,اس میں ایک حرف ایسا ہے اگر میں بیان کر دوں تو تم لوگ مجھے قتل کر دو گے ۔ » راوی کہتا ہے ہم نے گمان کیا کہ وہ حرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے ۔ پس ہم نے اُسے چھپا دیا ۔ (۲۳)

جنگ بدر کے جو قیدی فدیہ ادا نہ کر سکتے تھے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں حکم دیا تھا کہ اس کی بجائے وہ دس مسلمان بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں ۔ (۲۴) جیسا کہ گذر چکا ہے کہ مدینہ میں اسلام سے قبل اوس و خزرج لکھنا پڑھنا جانتے تھے ۔ جفینہ کو مدینہ منوّرہ میں کتابت کیلئے ھی بلایا گیا تھا ۔ (۲۵)

عربوں میں متعدد حضرات لکھنا تو جانتے تھے مگر چونکہ عربوں میں کتابت کو زیادہ وقعت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا تھا ۔ لهذا وہ اپنی دستگاہ کتابت کو آشکارا نہ کرتے تھے ۔ مخضر شاعر ذوالرّمہ اپنی کتابت کو ظاہر نہیں کیا کرتا تھا ۔ (۲۶) کفار مکہ نے جب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سماجی بائیکاٹ کیا تھا تو اس بائیکاٹ کا نسخہ لکھ کر کعبہ پر لٹکا دیا تھا ۔ (۲۷)

ایمان لانے سے قبل حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ارقم کے گھر میں اپنی ہمشیرہ پر تشدد کیا مگر جب ان کا عزم و ثبات دیکھا تو کہا ,,اعطونی ھذا الکتاب الذی عندکم فاقراہ ،، (۲۸)

ترجمہ : مجھے وہ کتاب دو جو تمہارے پاس ہے ۔ تاکہ میں اُسے پڑھوں ،، ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کسی صحیفہ میں لکھا ہوا تھا ۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایمان لے آئے تو اس خوشی میں حضرت ارقم نے اپنے بیٹے کو یہ جائیداد وقف کی ۔ اور اسے باقاعدہ وثیقہ میں لکھا اس کے لفظ یہ تھے : ۔

,,بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ھذا ماقضی الارقم فی ربعہ ماحاز الصفاء انھا محرمۃ بمکانھا من الحرم لاتباع ولاتورث ،، (۲۹)

ترجمہ : ,,شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے ۔ یہ وہ فیصلہ ہے جو ارقم نے اپنے مکان کے بارے میں کیا ہے ۔ جو صفاء سے ملحق ہے ، کہ وہ حرم میں ہونے کے سبب خود بھی حرمت والا ہے ۔ اس کو نہ خریدا جائیگا اور نہ اس میں وراثت جاری ہو گی،، ۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ بدر سے قبل مسلمان ہو چکے تھے مکہ کی تمام خبریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھ کر بھیجا کرتے تھے ، مکہ کے بےسہارا مسلمانوں کیلئے آپ ڈھال بنے ہوئے تھے ۔ اور مشکل وقت میں مسلمان آپ ھی کے پاس آتے تھے ۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خط لکھا کہ انھیں مدینہ آنے کی اجازت دی جائے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں لکّھا :

,,ان مقامک مجاھد حسن ،، (۳۰)

ترجمہ : ,,تمہارا مکہ میں رھنا بہترین جہاد ہے ۔ ،،

ببعت عقبه اولی کے بعد مدینه میں اسلام پھیلنا شروع ھوا تو انصار نے ایک آدمی کے ھاتھ آنحضرت صلی اللہ علیه وسلم کی خدمت میں خط ارسال کیا ۔ اس کا مضمون یه تھا :

,,البعث الینا رجلاً یفقھنا فی الدین ویقرأنا القرآن ،، (۳۱)

ترجمه : ,,آپ ھمارے پاس ایک آدمی بھیجیں جو ھمیں دین کے احکام سمجھائے اور قرآن پڑھائے۔آنحضرت صلی اللہ علیه وسلم پر جب پہلی وحی کا نزول ھوا تو آپ سخت گھبرائے اور آپ پر لرزہ طاری ھو گیا ۔ حضرت خدیجه رضی اللہ عنھا آپ کو تسلی دینے کے بعد اپنے عیسائی چچا زاد بھائی ورقه بن نوفل کے پاس لے گئیں ۔ ورقه کے بارے میں احادیث میں آتا ہے :

,,وکان یکتب الکتاب العبرانی فیکتب من الانجیل بالعبرانیه ماشاء اللہ ان یکتب،، (۳۲) .

ترجمه : ,,ورقه عبرانی زبان میں کتابت کرتا تھا اور جتنا اللہ نے چاھا وہ انجیل کو عبرانی زبان سے عربی زبان میں لکھتا تھا :۔

شارحین لکھتے ھیں که وہ انجیل کو عبرانی اور عربی دونوں زبانوں میں لکھ سکتا تھا ۔ (۳۳)

عربوں میں کتابت کیلئے پتھر، ھرن کی کھال ، ھڈی ، چمڑا ، کھجور کے پتے اور قرطاس وغیرہ کا استعمال ھوتا تھا ۔ ڈاکٹر حمیداللہ فرماتے ھیں ۔ ۱۳۵۸ ھ میں جب میں مدینه منورہ تھا تو جبل سلع کے جنوب میں قدیم رسم الخط میں ,,آتی علی بن ابی طالب ،، کو دیکھا تھا ۔ (۳۴)

بعثت نبوی سے کچھ عرصه قبل ابوسفیان اور عباس تجارت کیلئے یمن گئے ابو سفیان کو ان کے بیٹے حنظله نے خط لکھا (انی اخبرک ان محمداً قام بالابطح غدوۃ فقال انا رسول اللہ ادعوکم الی

اللہ) ,,میں آپ کو خبردار کر رہا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) صبح کے وقت ابطح پہ کھڑے ہوئے اور کہا میں اللہ کا رسول ہوں اور تمہیں اللہ کی طرف بلاتا ہوں ،، ۔ (۳۵)

اسلام سے قبل عربوں میں کتابت کے بعد اب ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتابت کے بارے میں کیا اہتمام فرمایا؟

نزول وحی کے بعد کتابت نہایت ضروری ہو گئی تھی ۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کو حسب نزول مدون کراتے رہے ۔ علاوہ ازیں کتابت سے متعلّق آپ کے کئی احکامات منقول ہیں ۔

خود قرآن مجید میں اللہ رب العزت حکم دیتے ہیں:

,,یا ایها الذین امنوا اذا تداینتم بدین الی اجل مسمّی فاکتبوه ،، (۳٦)

,,اے ایمان والو! جب تم کسی معینہ مدت کیلئے ایک دوسرے کو قرض دو تو اسے لکھ لیا کرو ،، ۔

پھر آگے چل کر ارشاد ہوتا ہے کہ :

ولاتسئموا ان تکتبوه صغیراً اوکبیراً الی اجلهٗ ذا لکم اقسط عنداللہ واقوم للشهادة وادنی الا ترتابوا ،، (۳۷)

ترجمہ :۔ ,,قرض چھوٹا ہو یا بڑا تم اسے ضبط تحریر میں لانے سے مت اکتاؤ ۔ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے اور گواہی کیلئے زیادہ پکی ہے اور اسی بات سے زیادہ قریب ہے کہ تم شک میں پڑو ،، ۔

مسلمانوں نے فوراً ان قرآنی ہدایات پر عمل کرنا شروع کر دیا تھا ۔ حضرت اسماء بنت مخربه ایک صحابیہ عطر فروخت کیا کرتی تھیں ۔ ایک دوسری صحابیہ حضرت ربیع بنت معوذ بن عضراء نے چند انصاری عورتوں کے ساتھ ان سے عطر خریدا جب وہ وزن کر کے ان

کی شیشیوں میں ڈال چکیں تو کہا :

,,اکتبن لی علیکن حقّی ،، (۳۸)

ترجمہ : اپنے اوپر میرا قرض مجھے لکھ دو ،،

حضرت انس بن مالک نے جب اپنے غلام سیرین سے مکاتبت کی تو اُسے باقاعدہ وثیقہ کی شکل میں لکھا ۔ مہر والی مٹی صحیفہ کے وسط میں تھی ۔ اور اردگرد عبارت لکھی ہوتی تھی ۔ (۳۹)

جوں جوں اسلامی ریاست وسعت اختیار کرتی گئی ، خارجی دنیا سے رسل و رسائل کی ضرورت بڑھتی گئی ۔ نئے نئے معاھد و مواثیق ھونے لگے ۔ لہذا کتابت وقت کا ایک ناگزیر تقاضا بن گئی ۔ اس سے مسلمانوں میں قاریوں اور کاتبوں کی اچھی خاصی تعداد پیدا ھو گئی ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن ثابت سے پوچھا ,,میرے پاس لوگوں کے خطوط آتے ھیں میں نہیں چاھتا کہ انھیں کوئی اور پڑھے تم عبرانی (یا سریانی) سیکھ سکتے ھو ؟ ,, حضرت زید نے کہا ,,جی ھاں،، چنانچہ حضرت زید نے عبرانی زبان سترہ دنوں میں سیکھ لی ۔ (۴۰)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے کاتبوں کا تقرر فرمایا۔ مسعودی نے ان کاتبوں کے نام لکھے ھیں اور ان کے آخر میں لکھ دیا ہے کہ یہ وہ لوگ ھیں جنھوں نے کتابت پہ دوام اختیار کیا ۔ اور ایک طویل مدت تک کتابت کے ساتھ متصل رھے ۔ معمولی لکھے پڑھے حضرات کو ھم نے کاتبوں میں شمار نہیں کیا ۔ (۴۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ھجرت مدینہ کیلئے راستے میں تھے تو آپکو سراقہ بن جُعشم نے آن لیا ۔اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جو امان نامہ دیا تھا وہ باقاعدہ تحریری انداز میں تھا ۔ شبلی کہتے ھیں ,,اس سے ثابت ھوتا ہے کہ پریشانی کی حالت میں

بھی آپ قلم دوات ساتھ رکھتے تھے ۔ ،، (۴۲)

صحیح بخاری میں ہے کہ ۸ ھ فتح مکہ کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے ۔ ایک یمنی صحابی ابو شاہ نے کہا ،،یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ لکھ دیجئیے ،، آپ نے فرمایا ،،ابو شاہ کو لکھدو،، ۔ (۴۳)

ھجرت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً کتابت کی طرف توجّہ فرمائی اور مسجد نبوی کی تعمیر کے ساتھ ساتھ وھاں بچوں کی تعلیم و تربیّت کیلئے مدرسہ کھول دیا اور اساتذہ کا تقرر کیا ۔ ان اساتذہ میں سعد بن الربیع الخزرجی، بشیر بن ثعلبہ اور ابان بن سعید قابل ذکر ھیں ۔ حضرت عبادہ بن الصامت کو اصحاب صفّہ کی تعلیم و تربیت کیلئے مقرر فرمایا ۔ حضرت عبداللہ بن سعید بن العاص کو آپ نے عام مسلمانوں کو لکھنا پڑھنا سکھانے پر مامور کیا ۔ (۴۴)

ابو داؤد اور ترمذی نے حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے ، روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ،،کتاب الصدقہ ،، تحریر فرمائی اور اس کو آپ نے ابھی اپنے عاملوں کی طرف روانہ نہ کیا تھا کہ آپ رحلت فرما گئے ، یہ کتاب آپ کی تلوار کے ساتھ رکھی ہوئی تھی ۔ پھر حضرت ابوبکرؓ نے اس پہ عمل کیا ۔ جب وہ بھی وفات پا گئے تو حضرت عمرؓ نے اس کے مطابق عمل درآمد کیا ۔ یہاں تک کہ ان کی بھی وفات ہو گئی ۔ ابو داؤد اور ترمذی نے اس نوشتہ کی حدیثوں کو نقل کیا ہے اور امام ترمذی نے اس کو روایت کر کے یہ بھی تصریح کر دی ہے کہ ،،والعمل علی ھذا الحدیث عند عامۃ اھل العلم ،، (۴۵)

ترجمہ : ،،اس حدیث پر اکثر اھل علم کا عمل ہے ۔ ،،

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ نوشتہ ان دونوں کتابوں کے علاوہ مصنف ابن ابی شیبہ ، دارمی ، اور سنن دارالقطنی وغیرہ میں بھی مروی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات پر یہ تحریر آپ کے خاندان کے پاس چلی گئی ۔ چنانچہ امام زہری کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اسی کو حضرت عبداللہ ابن عمر کے ہر دو صاحبزادگان عبداللہ اور سالم سے لیکر نقل کر لیا تھا ۔ امام زہری کہتے ہیں کہ میں نے اس نسخہ کو زبانی یاد کر لیا تھا ۔ غالباً یہ وہی صحیفہ ہے جس میں لکھا ہے : ملعون بن سرق تخوم الارض ، ملعون من تولی غیر موالیہ اوقال ملعون من حجد نعمة من انعم اللہ ۔

ایک انصاری صحابی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھتے تھے اور آپ کی باتیں سنتے تھے ان کی یادداشت بہت کمزور تھی ۔ انھوں نے اپنی اس کمزوری کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ۔ یا رسول اللہ مجھے آپ کی باتیں بہت اچھی لگتی ہیں مگر میں انہیں یاد نہیں رکھ سکتا ، آپ نے فرمایا ، اپنے داھنے ہاتھ سے مدد لیا کرو ، ۔ (۳۶)

حضرت رافع بن خدیج نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گذارش کی یارسول اللہ ہم آپ کی فرمودہ باتیں سن کر لکھ لیتے ہیں ۔ آپ نے فرمایا لکھ لیا کرو کوئی حرج نہیں ۔ (۳۷)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال قلمبند کر لیا کرتے تھے ۔ کفار نے انہیں کہا ، تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب باتیں لکھ لیتے ہو حالانکہ آپ کبھی غصّے میں ہوتے ہیں اور کبھی خوش ہوتے ہیں ۔ حضرت عبداللہ نے حدیث لکھنا ترک کر دی ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب پتہ چلا تو آپ نے فرمایا ، تم لکھا کرو ۔ خدا کی قسم

اس منه سے بجز حق کے کچھ نہیں نکلتا ۔ (۴۸)

عمرو بن حزم والئی نجران کے هاں لڑکا پیدا هوا آپ نے نبی پاک صلی اللہ علیه وسلم کو خط لکھا که انهوں نے اپنے بیٹے کا نام محمد اور کنیّت ابو سلیمان رکھی ہے ۔ نبی پاک صلی اللہ علیه وسلم نے انهیں جواباً لکھا که اس کا نام محمد اور کنیت ابو عبداللہ رکھو ۔ (۴۹)

بنو تمیم کے اعشی بنی مازن کی بیوی مطرف نامی ایک اور آدمی کے پاس چلی گئی تهی ۔ اعشی نے آنحضرت صلی اللہ علیه وسلم سے شکایت کی تو آپ نے مطرف کو خط لکھا که اعشی کی بیوی لوٹا دی جائے (۵۰)

ایک بار الشفاء بنت عبداللہ حضرت حفصہؓ کے پاس بیٹھی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیه وسلم داخل هوئے تو فرمایا کیا تو اسے رقیه النمله نہیں سکھاتی جیسے اسے کتابت سکھاتی ہے ۔ (۵۱)

مختلف ملوک کی طرف رسل ورسائل کیلئے صحابه کے مشوره سے آنحضرت صلی اللہ علیه وسلم نے ایک مہر بنوائی تھی جو انگوٹھی کی شکل میں تھی ۔ اس پر محمد رسول اللہ کندہ تھا ۔ چنانچه آپ هر خط یا دستاویز پر اس کو لگاتے تھے ۔

صلح حدیبیه کے بعد ابو جندل جو سهیل بن عمرو کے بیٹے تھے بهاگ کر ساحلِ سمندر پر ابو بصیر سے جاملے ، وهاں انهوں نے قریش کے قافلوں په حملے شروع کر دیئے ۔ قریش مکه کی درخواست پر وه شرط منسوخ کر دی گئی ۔ جس کے تحت مکه سے مدینه کی طرف آنے والے شخص کو مکه واپسی کرنا ضروری تھا ۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیه وسلم نے ابو بصیر کو خط لکھا که وه اپنے ساتھیوں کے همراه مدینه لوٹ آوے ۔ (۵۲)

مندرجه بالا مثالوں سے بخوبی اندازه لگایا جا سکتا ہے که آنحضرت صلی الله علیه وسلم کتابت کو کس قدر اهمیت دیتے تھے - اور صحابه کرام نے اس میں مہارت حاصل کرنے کیلئے کس قدر سرعت اور محنت کے ساتھ سعی بلیغ کی تھی -

حوالہ جات

۱ - تاریخ القرآن ، ص ۲۷ -
۲ - علوم الحدیث و مصطلحه ، ص ۱۳ -
۳ - عربی شاعر المرقش الاکبر کے باپ نے مرقش اور اس کے بھائی حرمله کو اهل حیره کے ایک نصرانی کے سپرد کیا تھا تاکه وه انهیں کتابت سکھائے - اور جفینه العبادی حیره سے مدینه کتابت سکھانے کیلئے آیا تھا (تاریخ طبری ، ج ۵ ص ۳۲ ، الآغانی ج ٦ ص ۱۲۳، طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۲۵۸ ، مقدمه ابن خلدون ص ۳۳۳ -
۴ - فتوح البلدان ص ۴۷٦ -
۵ - طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۴۹۸ -
٦ - ایضاً ص ۵۲۲ -
۷ - ایضاً -
۸ - ایضاً ص ۵۳۱ -
۹ - ایضاً ص ۵۳٦ -
۱۰ - ایضاً ص ۵۵۵ -
۱۱ - ایضاً ص ۳۵۰ -
۱۲ - ایضاً ص ۳٦۵ -
۱۳ - ایضاً ج ٦ ص ۵۵ -
۱۴ - طبقات ابن سعد ، ج ۷ ص ۳۸۹ ، ج ۳ ص ٦۱۳ ، ۵۳۲ ، ٦۰۳ -
۱۵ - الآغانی ج ۳ ص ۲۵ -
۱٦ - طبقات ابن سعد ، ج ۸ ص ۳۵۷ و فتوح البلدان ص ۴۷٦
۱۷ - طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۲۹۹ -
۱۸ - الفهرست ص ۱۱ - ۱۲
۱۹ - الآغانی ج ۲ ص ۱۰۰
۲۰ - المحبّر : فصل اشراف المعلمین ص ۴۷۵

٢١ ـ مصادر الشعر الجاهلی وقیمتها التاریخته ص ٢٣ تا ٣٢

٢٢ ـ الفهرست : ص ١۷

٢٣ ـ الاصابه فی تمیز الصحابه : ج ١ ص ۴٥٩

٢۴ ـ سیرت النبی ج ١ ، ص ٣٣٢

٢٥ ـ تاریخ طبری ج ٥ ص ٣٢

٢٦ ـ الآغانی ج ١۷ ص ٣٣١ ، الاصابه فی تمیز الصحابه ج ١ ، ص ٦٢

٢۷ ـ سیرت ابن هشام ص ٣۷۴

٢٨ ـ طبقات ابن سعد ج ٣ ص ٢٦٨ والاصابه فی تمیز الصحابه ج ٣ ص ٣۷٠

٢٩ ـ طبقات ابن سعد ج ٣ ص ٢٣٣

٣٠ ـ طبقات ابن سعد ج ٣ ص ٣١۷

٣١ ـ ایضاً ج ٣ ص ١١٨

٣٢ ـ صحیح بخاری باب کیف کان بدءا الوحی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم .

٣٣ ـ عمدة القاری ج ١ ص ٥٢

٣۴ ـ الوثائق السیاسیه مقدمه

٣٥ ـ الآغانی ج ٦ ص ٣٢٩

٣٦ ـ البقرة ، آیت ٢٨٢

٣۷ ـ البقره آیت ٢٨٢

٣٨ ـ طبقات ابن سعد ج ٨ ص ٣٠٠ ـ ٣٠١

٣٩ ـ ایضاً ج ۷ ص ١٣٠

۴٠ ـ تذکرة الحفاظ ج ١ ص ٣٠ ، طبقات ابن سعد ج ٢ ص ٣٥٨

۴١ ـ التنبیه والاشراف ، ص ٢۴٦

۴٢ ـ سیرت النبی ج ١ ص ٢۷۴

۴٣ ـ الاصابه فی تمیز الصحابه ج ٣ ص ١٠١ اور صحیح بخاری باب کتابت العلم

۴۴ ـ السنة قبل التدوین ص ٢٩٩

۴٥ ـ سنن دارمی باب زکوة الابل ، سنن دار قطنی باب زکوٰة الابل والغنم ـ

۴٦ ـ جامع ترمذی باب ماجاء فی الرّخصة فی کتابة العلم ـ

۴۷ ـ امام ابن ماجه اور علم حدیث ص ١٣٥

۴٨ ـ سنن ابی داؤد باب کتابة العلم

۴٩ ـ ..طبقات ابن سعد ج ٥ ص ٦٩ اور الاصابه فی تمیز الصحابه ج ٣ ص ٣٥۴

٥٠ ـ طبقات ابن سعد ج ۷ ص ٥٣ ـ ٥۴ اور الاصابه فی تمیز الصحابه ج ٣ ص ٥٢٦

٥١ ـ سنن ابی داؤد ج ٢ ص ٣٣۷ باب ماجاء فی الرقی، الاصابه فی تمیز الصحابه ج ۴ ص ٣٣٣

٥٢ ـ طبقات ابن سعد ج ٣ ص ١٣۴